# دانشورانہ املاک حقوق

محترم وزیر اعظم 15اکتوبر، 2007

کسی ملک کا مستقبل اور عالمی مارکیٹ میں اس کی مسابقت کی اہلیت اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ وہ سائنس و تکنالوجی میں کس طرح نئے نظریات اور ایجادات قائم کررہا ہے۔ علم پر منحصر عالمی مسابقت میں دانشورانہ اثاثوں کی تشکیل اور ان کا تحفظ اہم معاملات ہیں۔ چین، جاپان اور کوریا جیسے ممالک نے زیادہ اختراعات کی تخلیق کے پیش نظر اہلیت کی تعمیر کی سخت کوششوں کے ذریعے اپنے اپنے دانشورانہ ملکیت کے حقوق (آئی پی آر) کو بہتر بنایا ہے۔ ہندوستان کے لیے بھی اب یہ ناگریز ہے کہ وہ ایک عالمی سطح کے آئی پی آر کا بنیادی ڈھانچہ تعمیر کرنے کے لیے کوششیں تیز کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ آئی پی آر کو مزید جامع ایجادات کی تحقیق، تکنالوجی کی منتقلی، دولت پیدا کرنے اور سماج کی مجموعی بہبود کے لیے ملک کے بہترین مفاد میں استعمال کیا جائے۔ مختلف متعلقہ لوگوں کے ساتھ مشورے سے ہمیں کچھ ایسے اہم شعبوں کی نشاندہی میں مدد ملی ہے جس سے منظم اصلاحات میں مدد ملے گی۔ ان میں سے کچھ شعبوں میں مصنوعات اور پیٹنٹ کے عمل کی منظوری شامل ہیں جن میں پیٹنٹ کی جانچ کے لیے سرکاری نظام کی ہئیت اور پیٹنٹ کی جانچ کے اہم مضمرات کو منظم کرنا، دونوں معاملات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ اس سلسلے میں معاہدے کی ذمہ داریوں اور قومی مفاد کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے ۔ دیگر اہم شعبو میں علم اور ایجادات کی تیاری اور حصے داری کے لیے متبادل غیر پیٹنٹ شدہ طریقہ کار شامل ہیں۔ نیچے ایک شعبے یعنی پیٹنٹ کے جانچ کے نظام کی ہیئت پر پیٹنٹ کے استعمال کے متعلقہ امور کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

## 1.0 . آئی پی دفاتر کی جدید کاری:

1.1 آی پی دفاتر کے عمل کو زیادہ سہل و قابل رسد بنانے کی ضرورت ہے۔ پیٹنٹ کے دفاتر جدید بنانے کی تمام کوششوں کا مقصد موجود اور ان کے ساتھ ساتھ عام آدمی کےلیے اس عمل کو زیادہ شفاف اور آسان ضابطوں والا بنانا ہونا چاہیے۔ قومی علمی کمیشن اس سلسلے میں کامرس و صنعت کی وزارت کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات سے آگاہ ہے، خاص طور پر ان اقدامات سے جو اطلاعاتی تکنالوجی کے ذریعہ بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری، کمپیوٹر نظام، ڈیجیٹل نظام، ای فائلنگ، اور ضابطوں کی دوبارہ تشکیل کے ساتھ ساتھ مربوط کرنے، انسانی وسائل کا فروغ موثر کارکردگی، ضابطوں میں شفافیت اور کام کرنے کا عالمی معیار قائم کرنے کے لیے کیے گئے ہیں۔ لیکن شہریوں کی روزمرہ کی ضروریات کے پیش نظر اہم ضرورت اس بات کی ہے کہ آئی پی کے دفاتر خود کو خدمات فراہم کرنے والے اسیے اداروں میں تبدیل کریں جو شاندار کارکرگی کے ساتھ اعلی ترین معیار کے حل فراہم کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند مشورے مندرجہ ذیل ہیں:

- پیٹنٹ دفاتر کوو قت پر کمپیوٹر نظام سے آراستہ کیا جانا چاہیے جس میں سرچ کی سہولیات موجود ہوں تاکہ امور میں شفافیت آئے اور عوام کے لیے قابل رسائی ہوں۔
- آئی پی دفاتر میں جانچ کے ضابطوں، عمل اور فیصلوں کو مربوط اور جامع ہونا چاہیے۔
- جانچ کے ضابطوں اور عمل کے نئے اور تفصیلی مینوئل کے ساتھ ساتھ ملک میں آئی پی کے قوانین کا مکمل مسودہ تشکیل دیا جانا چاہیے اور وقفہ وقفہ سے نظر ثانی کی جانی چاہیے اور اس مسودے کی عوام کے لیے سافٹ اور ہارڈ کاپی فراہم کی جانی چاہیے۔ اس کی تیاری میں شہری سماج سمیت تمام بڑے حصہ داروں کو شامل کیا جانا چاہیے۔ یہ خاص طور پر اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ معاہدے کی پابندیوں اور قومی مفادات کو نظر میں رکھتے ہوئے بھارتی پیٹنٹ جانچ ضابطوں کو پھر سے بنانے اور ان ضابطوں میں پیٹنٹ کی جانچ کے لیے ایک اختلافی عمل تشکیل دینے کی بھی ضرورت ہے۔

- یہ آئی پی متعلق عوام میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ایک ترغیبی شعبہ ہونا چاہیے۔ (مختلف مضامین پر آئی پی قوانین کی موجودہ صورتحال سمیت) اور انھیں ملک کی تمام سرکاری زبانوں میں سرکاری اداروں میں دستیاب کرایا جانا چاہیے۔
- پیٹنٹ دینے کے عمل میں پیٹنٹ کی درخواست کا ویب سائٹ پر نوٹیفکیشن ضرور کیا جائے جس میں پوری تفصیل موجود ہو تاکہ پیٹنٹ دیے جانے سے پہلے اعتراضات داخل کرنے کے لیے مناسب موقع فراہم کیا جاسکے۔ ضروری بات یہ ہے کہ پیٹنٹ درخواست کے سلسلے میں کیے جانے والے تمام اقدامات یعنی پیٹنٹ کے بارے میں تفصیلی معلومات ہر مرحلے کی جانچ کی رپورٹ اور مختلف نکات میں کی گئی تمام ترمیمات وغیرہ کو مرحلے وار وقت پر ویب سائٹ پر ڈال کر رسائی فراہم کی جائے تاکہ اس عمل میں مکمل شفافیت برقرار رکھی جاسکے۔
- پیٹنٹ کا ایک جامع ڈاٹا بیس تیار کرنے کی فوری ضرورت ہے جس میں پیٹنٹ کی درخواستوں اور پیٹنٹ آفس کے فیصلوں سمیت پیٹنٹ سے متعلق تازہ ترین معلومات فراہم کی جائیں۔ اس کے ساتھ ہی پیٹنٹ کے دفاتر کی رسائی متعلقہ بین الاقوامی ڈاٹا بیس اور سرچ انجنوں اورقریم آرٹ سے متعلق ادب کے ڈاٹا بیس تک ہونی چاہیے۔
- معیار اور رسائی میں بہترین عالمی معیار حاصل کرنے کے لیے آئی دفاتر کا مقصد پی سی ٹی کے تحت بین الاقوامی سرچ اتھارٹی (آئی ایس اے) اور بین الاقوامی بنیادی جانچ اتھارٹی (آئی پی ای اے) بننا ہونا چاہیے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے پی سی ٹی معیار کے مطابق کم ازکم دستاویزات تک رسائی یا تحویل، انتظامیہ اور تکنیکی طور پر رسائی، تعلیم یافتہ عملے اور آئی ٹی کے ضروری نظام کو پورا کرنا چاہیے۔
- کوالٹی اور کارکردگی کو ناپنے، نگرانی اور انتظام سے متعلق مقدار قائم کرنے کے پیمانے قائم کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔
- اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ آئی پی دفاتر کی خدمات دیہی تکنالوجی، دستکاری اور روایتی علم سے جڑے عام لوگوں تک پہنچ رہی ہیں، پیٹنٹ دفاتر میں ایسی خصوصی اسکیمیں اور شعبے ہونے چاہیے جو مختلف صورتوں میں روایتی علم کی تشکیل اور تحفظ سے متعلق دعوں سے متعلق امور طے کریں۔ چونکہ ایسے گروپوںکے لیے موثر اور کارگر نمائندگی کو یقینی بنانا ایک مشکل مسئلہ ہے اس لیے ایسا نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے جس کے تحت ایسی نمائندگی کرنے والے ملک کے بہترین پیٹنٹ کے وکلاء کو مراعات دی جاسکیں۔
- اعلی تکنیکی پیٹنٹ کےہر سیکٹر کے لیے ضروری ہے کہ پیٹنٹ دفتر میں پیٹنٹ کی جانچ کے عمل کے لیے مخصوص ماہرین کی بااختیار کمیٹی تشکیل دی جائے جو پیٹنٹ قوانین کے مطابق پیٹنٹ کی منظوری کے بارے میں فیصلہ کرے۔ یہ کمیٹیاں جانچ کے عمل کے لیے معینہ وقت پر سختی سے عمل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اسے صیغہ راز میں رکھنے کو بھی یقینی بنائیں۔

## 2. معیاری صلاحیت والے افراد کو راغب کرنے اورانھیں برقرار رکھنے کے لیے مراعات کا نظام:

2.1 باصلاحیت عملے کو راغب کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے آئی پی دفاتر یں عملے کے قابل افراد کو تیزی سے ترقی دینے سمیت مراعات پر مبنی انسانی وسائل بندوبست تشکیل دیا جانا چاہیے۔ چونکہ آئی پی دفاتر کو باصلایت سائنسدانوں اور انجینئیروں کو راغب کرنے کے لیے پرائیوٹ صنعت سے مسابقت کرنی ہوگی اس لیے انھیں سرگرم طریقے سے فارغ کرنے والے اداروں تک براہ راست پہنچنا ضروری ہے۔ پیٹنٹ کی جانچ کرنے والے عہدوں پر تقرری کے درخواست دینے والے امیدواروں سائنسی/تکنیکی معلومات، معلومات سے متعلق عملی تجربے، تجزیہ کرنے اور تحریری و زبانی مواصلاتی اہلیت اور مسائل کو حل کرنے جیسی مشترکہ صلاحیتوں کی جانچ کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تکنالوجی کے تمام شعبوں میں تربیت یافتہ عملے کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ایسے عملے کی تقرری وقفے وقفے سے اس طرح کی جانی چاہیے جس سے ہر شعبے کی مناسب تناسب میں نمائندگی کو ہر شعبے میں اسامیوں، درخواستوں کی تعداد اور مقررہ معیارات کو ذہن میں رکھتے ہوئے یقینی بنایا جاسکے۔

2.2 سائنسی/تکنیکی اداروں اور پرائیوٹ سیکٹر میں تربیت یافتہ جانچ کرنے والوں کی موجودہ کمی سےنپٹنے کی خاطر جو گروپ اے کی سائنسی و تکنیکی آسامیوں کے لیے "فلیکسیبل کمپلیمینٹگ اسکیم" نافذ کی گئی ہے، اسے آئی پی دفاتر کے تکنیکی عملے کے لیے بھی استعمال کیا جانا چاہیے- اس کے علاوہ عملے کے جن افراد نے آئی پی آر تربیت کامیابی کے ساتھ حاصل کی ہے ان پیٹنٹ جانچ کرنے والوں کی تنخواہوں کے اسکیل میں اضافہ کیا جانا چاہیے- مزید یہ کہ جانچ کرنے والے ایسے افراد کو جو مسلسل اوسط سے بہت بہتر کارکردگی کا ریکارڈ رکھتے ہوں، تیز تر ترقی دی جانی چاہیے- اس مقصد کے لیے ایک شفاف خفیہ رپورٹنگ نظام کو متعارف کرانا چاہیے- اس ضمن میں یہ بات بہت اہم ہے کہ آئی پی دفاتر میں کارکردگی کا پیمانہ درخواستوں کو مسترد/منظور کرنے کی تعداد پر نہیں بلکہ درخواستوں کو نپٹانے میں لگے وقت اور فیصلوں کے ساتھ ساتھ کیے گئے فیصلوں کی افادیت اور پائیداری وغیرہ کو بنانا چاہیے-

## 3.0 آی پی دفاتر کے لیے تربیت اور انسانی وسائل کا فروغ:

3.1 آئی پی دفاتر اور آئی پی ٹی آئی میں آئی پی آر کی تربیت کو جامع بنانے سمیت ،جہاں ممکن ہو،نئ آسامیاں پر کرنے کے لیے اجلاس مرتب کرنے، کیرئیر کے وسط میں کورس کرانے اور بہترین قومی مفاد کو ذہن میں رکھتے ہوئے عالمی سطح پر آئی پی آر کی بہترین کارروائیوں سے آگاہ کرانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے- ساتھ ہی تربیت دینے والوں اور تربیت حاصل کرنے والوں کے بنیادی مفادات میں ٹکراو کو روکنے کےلیے مخصوص تحفظاتی طریقہ کار بھی موجود ہونا چاہیے- آئی پی آر تربیت کا مقصد بہترین بین الاقوامی معیارات کی شمولیت کے ساتھ قانونی اور تکنیکی اہلیت کو یقینی بنانا ہے- آئی پی دفتر کے عملے کی تربیت کے لیے دفتر میں ہی ایک پیشہ ورانہ ترقیاتی کمیٹی (پی ڈی سی) تشکیل دی جانی چاہیے- پی ڈی سی کو چاہیے کہ وہ آئی پی دفاتر میں تربیت کی ضروریات کی نشاندہی کرے اور تازہ ترین آئی پی تربیت کی فراہمی کے لیے آئی پی ٹی آئی سے اشتراک کرے- ہندوستان اور بیرونی ممالک میں موجود ہندوستانی سائنسدانوں کو، جنہیں پیٹنٹ کی جانچ کے عمل کا تجربہ ہے، ہندوستان میں پیٹنٹ کی جانچ کرنے والوں کی تربیت میں شرکت کے لیے مدعو کرنے کے اقدامات بھی کیے جانے چاہیں- ہندوستان کے لیے مخصوص پیٹنٹ جانچ ضابطوں میں معاہدے/شکایات کے لیے آئی پی کے ریگولیٹری عملے کی تربیت اور معلومات فراہم کرنے کے لیے ملک میں ہی ماہر افراد کو فوری طور پر تیار کرنے کی ضرورت ہے جو نئے آئی پی دفاتر کے لیے درکار ہوں گے-

3.2 آئی پی ٹی آئی کو چاہیے کہ وہ متعلقہ افراد کی سرگرم شرکت سے پیٹنٹ کے نئے جانچ کرنے والوں کے لیے تربیت کورس تیّارکرے- اس میں آئی پی کے مختلف موضوعات جیسے پیٹنٹ کی سرچ (بین الاقوامی ڈاٹا بیس سمیت) کسی درخواست کے پیٹنٹ کرنے کے لیے لازمی ضروریات، جانچ کے ضابطے اور ان کے ساتھ ساتھ پیٹنٹ کی منظوری سے متعلق اعتراضات کا مسودہ تیار کرنا، جس میں اعتراضات کی معیاری شقیں‌مزکور ہو ں شامل کی جائیں- اس طرح کے کورس کی مدت تین/چھ ماہ ہوسکتی ہے- اس طرح کے کورس کے لیے مواد کا ایک معیار قائم کیا جانا چاہیے اور انٹرنیٹ پر دستیاب کیا جانا چاہیے- ایک بار پھر ہم یہ باور کرادیں کہ ہندوستان کے مخصوص معاہدے- شکایات پیٹنٹ جانچ کے عمل میں ضابطوں کے لیے اختلافی صورت برقرار رکھنا ان پروگراموں کا اہم جز ہونا چاہیے-

داخلی تربیت پروگراموں کی تکمیل کے بعد ہر جانچ کرنے والے کے ساتھ پیٹنٹ کی جانچ کرنے والے ایک سینئر افسر کو بھی لگایا جائے جو کام کی نگرانی کے ساتھ ایک صلاح کار کی حیثیت سے کام کرے اور الگ الگ کیس کی بنیاد پر مزید تربیت فراہم کرے اور جانچ کرنے والے کے کام کے بارے میں رپورٹنگ کرسکے- اس طرح کی تربیت چھ ماہ تک جاری رکھی جاسکتی ہے- آئی ٹی پی آئی کو چاہیے کہ ایک سال یا ڈیڑھ سال بعد منظوری سے پہلے اور منظوری کے بعد اختلاف کے ضابطوں

آئی پی ٹی آئی کو آئی پی آر میں مخصوص سرٹیفکیٹ اور ڈپلوما کورس شروع کرنے کے لیے قانونی انجمنوں اور تنظیموں کے ساتھ اشتراک بھی کرنا چاہیے اور آئی پی دفاتر میں پیٹنٹ کے اٹارنی کے طور پر کام کرنے کے لیے ان کی اہلیت کا امتحان بھی لینا چاہیے- اس سے اعلی ترین پیشہ ورانہ معیارات قائم رکھنے کو یقینی بنایا جاسکے گا- اس مقصد کے لیے سرکاری، پرائیوٹ ساجھے داری (پی پی پی) کا طریقہ کار بھی استعمال کیا جاسکتا ہے-

## 4. آئی پی آر تعلیم اور آئی پی آر سیل کا فروغ

4.1 آئی پی آر کی تعلیم کی کوششوں کو آئی پی دفاتر سے آگے تحقیق کے قومی اداروں، یونیورسٹیوں میں کام کرنے والے سائنسدانوں، انجینئروں، صنعت کار کے ساتھ ساتھ تحقیق کاروں اور طلبا تک پہنچنا چاہیے اور یہ تعلیم نہ صرف بڑے شہروں بلکہ ملک کے چھوٹے قصبوں اور دیہی علاقوں تک پہنچنی چاہیے- پورے ملک میں قانون کے اسکولوں کو بھی آئی پی آر پر تازہ ترین اور مخصوص کورس اور پروگرام تیار کرنے چاہیں اور بہتر مراعات کے ذریعے تعلیمی اداروں میں اس مضمون کے لیے فیکلٹی میں آسامیوں کو قائم کرنے کا عمل تیز کرنا چاہیے- بزنس اسکولوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے نصاب میں آئی پی آر کے پہلوؤں کو شامل کریں-

4.2 ملک کے اہم سائنسی اور تعلیمی اداروں کومتعلقہ مضامین کے قانونی اور تکنیکی پہلووں میں باصلاحیت اور تربیت یافتہ عملے کے ساتھ آئی پی آر سیل قائم کرنے کی فوری ضرورت ہے-

## 5.0 جدید ترین ماہرانہ پالیسی کے لیے ایک نئے ادارے کا قیام

5.1 21 ویں صدی میں آئی پی آر صلاحیت کو فروغ دینے میں پیچیدگی کے پیش نظر ایک ایسے عالمی سطح کے آزاد ادارے کی ضرورت ہے جو صرف آئی پی کے شعبے کے لیے مخصوص ہو - دانشورانہ ملکیت کے بندوبست کے قومی ادارے (این آئی پی ایم) کے قیام کے بعد یہ ادارہ مختلف شرکاء کو سلسلے وار بنیاد پر تربیت فراہم کرنے، جدید ترین تحقیق کرنے، آئی پی آر معاملات میں حکومت کو صلاح دینے کے لیے ایک تھنک ٹینک کے طور پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ آئی پی آر کے بارے میں عوام میں بیداری پیدا کرنے کا ذمہ دار ہوگا- این آئی ایم پی کے قیام میں جن چیزوں کی بہت اہمیت ہے ان میں بین الاقوامی معیار کے بنیادی ڈھانچے کا قیام، انسانی وسائل میں مہارت کا فروغ اور مالی پہلو سے جڑے معاملات شامل ہیں- ابتدائی طور پر این آئی پی ایم کو مرکزی حکومت کی طرف سے فنڈ فراہم کیے جاسکتے ہیں- رفتہ رفتہ سرکاری- پرائیوٹ ساجھے داری اور دیگر نئے قسم کے مالی میکنزم کے ذریعے اور تربیتی پروگراموں کے ذریعے حاصل کیے جانے والی رقم کا مقصد طویل مدت میں خود کفالت کو یقینی بنانا ہونا چاہیے- اس طرح کے ادارے میں پیٹنٹ کی جانچ کے ضابطوں پر پالیسی تحقیق ضرور کی جانی چاہیے تاکہ ان ضابطوں پر نظر ثانی کے لیے اہم مواد حاصل ہوسکے- ادارے کی آراء میں دانشورانہ اثاثوں کے بندوبست کے لیے پیٹنٹ والے نظام کی عکاسی ہونی چاہیے اور اسے خود بھی کاپی رائٹ اور کامن جیسے ڈھانچوں کے ذریعے علم اور ایجادات کے سماجی استعمال کے دیگر طریقہ کار نئے اور منظم طریقے تلاش کرنے چاہیں-

**6.0 آئی پی آر ٹرائبیونل، ضابطوں کے خصوصی اصول اور عدالتی تربیت:**

6.1 مضبوط آئی پی آر نظام کے لیے موثر طور پر نفاذ نہایت ضروری ہے- آئی پی آر قانون کے اندر ایک ایسے مخصوص شعبے کے طور پر ابھرا ہے جس میں معاملات کو تیزی اور موثر طریقے سے نپٹانے کی ضرورت ہوتی ہے- اس لیے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ ایک علیحدہ ٹرائیبونل قائم کیا جائے جس کا دائرہ اختیار آئی پی آر کے تمام پہلوؤں سے متعلق تنازعات تک ہو اور اسیے باصلاحیت ججوں کو یکجا کیا جائے جو آئی پی آر کے قانونی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ تکنیکی پہلوؤں میں بھی تربیت یافتہ ہوں- آئی پی آر کے ٹرائیونل کو آئی پی آفس کے فیصلوں سے پیدا ہونے والے مقدمات یا اپیلوں سے نپٹنے کے لیے تیار کیا جانا چاہیے- ایسی عذرداریوں میں، جہاں ان کے فیصلوں کے بارے میں تکنیکی پہلووں پر غور کرنا بھی ضروری ہو، ٹرائیونل میں تین جج اسیے شامل ہونے چاہیں جنھیں قانونی کا کافی تجربہہو اور ان میں سے کم از کم دو کے پاس تکنیکی اہلیت بھی موجود ہو-

6.2 غیر مناسب تاخیراور قانونی غیر یقینی سے بچنے کے لیے شہری سماج سمیت تمام متعلقہ افراد سے صلاح مشورے کے بعد آئی پی آر ٹرائیبونل کےلیے مقررہ وقت کے ساتھ تفصیلی ضابطے تشکیل دیے جانے چاہیں اور ان ضابطوں پر عمل کو ضروری بنانا چاہیے-

6.3 آئی پی آر میں عدلیہ کی تربیت کو آئی پی آر کے نفاذ کے معاملے میں نہایت ضروری سمجھا جانا چاہیے- نیشنل جوڈیشنل اکیڈمی پہلے ہی ججوں کو آئی پی آر سمیت بہت سے شعبوں میں تربیت فراہم کررہی ہے- اس طرح کی تربیتی کوششوں کو تیزتر کرنا اور این آئی پی ایم کا قیام اس سلسلے میں اہم قدم ہوگا-

**7.0 روایتی علم کی ڈیجٹل لائبریری کے ذریعہ روایتی علم کا تحفظ اور روایتی علم کے ذریعہ دولت حاصل کرنے کے لئے ترغیبات کا فروغ-**

7.1 روایتی علم کی ڈیجٹل لائبریری( ٹی کے ڈی ایل) کی تشکیل کے لیے روایتی علم کو کوڈ دینے اور مخصوص زمروں میں بانٹنے کے لیے ڈاٹا بیس تیار کرنا بہت اہم ہے- کیونکہ غلط پیٹنٹ دینے اور دھاندلیوں کو روکنے کے ساتھ ساتھ ایجادات اور دولت کے حصول کے لیے مراعات کی فراہمی کے خاطر ٹی کےڈی ایل کے رول کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے- اس لیے کلیدی چیلنج اس کے موثر استعمال کو یقینی بنانا ہے تاکہ اس کے مقصد کو حاصل کیا جاسکے-

7.2 حکومت ہند پہلے ہی کچھ بین الاقوامی پیٹنٹ دفاتر کے ساتھ ساتھ تلاش اور جانچ کی غرض سے انکشاف نہ کرنے کے معاہدے کے تحت ٹی کے ڈی ایل ڈاٹا بیس تک رسائی کی اجازت دینے کے اقدامات کرچکی ہے اس لیے ٹی کے ڈی ایل کو بین الاقوامی سرچ اتھارٹیز اور دیگر پیٹنٹ دفاتر میں کم از کم سرچ دستاویزات میں شامل کرنے کے اقدامات کرنےکی ضرورت ہے تاکہ پیٹنٹ درخواستوں پر کاروائ کے لیے ان کا استعمال کیاجاسکے- اس کے علاوہ کسی دھاندلی سے بچنے اور زیادہ سے زیادہ شفافیت لانے کے لیے ضروری ہے کہ پیٹنٹ درخواست میں ٹی کے سے متعلق تمام ذرائع کا انکشاف اور اعلان کیا جائے-

7.3 روایتی علم( ٹی کے) کو تجارتی طور پر قابل استعمال بنانےکی خاطر ترغیبات تشکیل دینے کے لئیے کمپنیوں کو استعمال کی مناسب فیس کی ادائیگی کے بعد ڈی ایل تک اس شرط کےساتھ رسائی فراہم کی جانی چاہیے کہ ٹی کے ڈی ایل کی مدد سے کی جانے والی ایجادات کی رائیلٹی میں حکومت کو بھی حصہ دار بنایا جائے- حکومت کو چاہیے کہ وہ صنعت اور شہری سماج کے ساتھ اشتراک کے ذریعہ روایتی علم میں سرمایہ کی ہمت افزائی کے لیے اقدامات کرے- جدید قسم کا مالی

## 8.0 آئی پی اور چھوٹی و اوسط صنعتیں ( ایس ایم ای)

8.1 سرکاری سطح پر چھوٹی و اوسط صنعتوں( ایس ایم ای) کی ضروریات کے لیے آئی پی میں سرمایہ کاری بہت اہم ہے- اس بات کی ضرورت ہے کہ آئی پی تشکیل، انتظام، تحفظ اور اسے مزید تجارتی مواقع کے حصول کے ذریعہ کے طور پر اس کے مفید پہلوؤں کے بارے میں بیداری پیدا کی جائے اور دولت کما نے کا ذریعہ بنایا جائے- ایس ایم ای علم کی عالمی معیشت میں اہم رول ادا کررہی ہے لیکن بڑی صنعتوں کی طرح ان کے پاس آئی پی کے بہترین استعمال کے ذرائع موجود نہیں ہیں - اس ضمن میں ایس ایم ای کے لیے خصوصی بیداری مہم نہایت ضروری ہے تاکہ وہ آئی پی مختلف مضمرات سے پوری طرح آگاہ ہوں اور ان کو اپنی روزمّرہ کی تجارت میں استعمال کرکے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں-

## 9.0 عالمی تکنالوجی حصول فنڈ

9.1 تکنالوجی میں سپر پاور بننے کے ہندوستان کی حیثیت کا انحصار صرف ملک میں تکنالوجی کی مہارت کو فروغ دینے میں ہی نہیں بلکہ عالمی منڈی سے اہم تکنالوجی کے حصول پر بھی ہے- جاپان اور کوریا جیسے ہی ممالک نے اپنے آئی پی کے ذخیرے میں اضافے کےلیے اس طرح کی خریداریاں کی ہیں اور کچھ ہندوستانی کمپنیاں بھی، خاص طور پر ادویہ سازی اور بائیوٹیک سیکٹر کی کمپنیاں پہلے ہی اس طرح کی خریداری میں مصروف ہیں- لیکن اس طرح کی مثالیں بہت کم ہیں اس لیے تکنالوجی کے حصول کے لیے ایک قومی لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس کا مقصد اہم شعبوں میں اپنی مہارت کو تیزی سے آگے بڑھانا ہونا چاہیے- مرکزی حکومت کے ذریعہ قائم کیا گیا "عالمی تکنالوجی حصول فنڈ "اس طرح کے خریداری میں مدد کے لیے، خآص طور پر ایس ایم ای کے لیے خریداری میں اہم قدم ثابت ہوسکتا ہے- اس فنڈ کو کسی مالی ادارے کی تحویل میں دیا جاسکتا ہے یا مخصوص مقصد کا ادارہ (ایس پی وی) قائم کیا جاسکتا ہے جس کے بورڈ میں صنعت اور سائنس و تکنالوجی کے اراکین کو شامل کیا جاسکتا ہے- اس طرح کی تکنالوجی کے حصول کے لیے قرضوں اور حصص کی شکل میںتعاون سمیت مناسب مالی تمسکات فراہم کیے جاسکتے ہیں-

## 10.0 آئی پی آر اور نئی تکنالوجی

10.1 تکنیکی اداروں، سائنسدانوں، جانچ کرنے والوں اور دیگر متعلقہ افراد کے لیے یہ بات بہت ضروری ہوچکی ہے کہ وہ تیزی سے بدلتی ہوئی نئی تکنالوجی کے آئی پی آر پہلوؤں سے پوری طرح واقف ہوں، خاص طور پر بائیوتکنالوجی، نینوتکنالوجی، الیکٹرانک، انجیئرنگ، بائیوانفارمیٹکس وغیرہ میں- اس لیے ضرورت ایسے اعلی اختیاری ماہرین کی تنظیم کی ہے جو ضروری آئی پی آر پالیسوں کی تیاری کے پیش نظر اس طرح کے ہر شعبے میں پیدا ہونے والے آئی پی آر معاملوں کی نشاندہی میں مدد کریں تاکہ ہندوستان صنعت میں عالمی مسابقت کی اہلیت کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جاسکے اور اس کے ساتھ ساتھ تیزی سے ایجادات، دولت کے حصول اور مجموعی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے-

**دانشورانہ املاک حقوق**

قومی علمی کمیشن کے خیال میں مذکورہ بالا سفارشات ہندوستان کو 21 ویں صدی میں علم پر مبنی ایک ممتاز اورترقی پر گامزن معیشت کے لیے ضروری ہیں اورہم ان کے تیزتر نفاذ کے لیے صلاح و مشورے کے منتظر ہیں-

بصد احترام شکریہ

سیم پترودا
چیئرمین قومی علمی کمیشن

نقل برائے :
ڈاکٹر مونٹیک سنگھ اہلووالیہ، ڈپٹی چیئر مین، منصوبہ بندی
جناب کمل ناتھ، وزیر برائے کامرس و صنعت